بسم اللہ الرحمن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عسیٰ أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
ٹیلیفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | اتوار ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ ۷ تبلیغ ۱۳۶۱ھش ۷ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے ایک پیارا سا لڑکا ہمیں عطا کیا ہے جس کا نام حضرت مصلح موعود پہلے رکھ گئے تھے

ہمارے ربّ نے اپنے فضل سے ہمارے لیے خوشیوں کا سامان کیا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جماعت کے بھائیوں اور بہنوں نے جس رنگ میں خوشی کا اظہار کیا ہے وہ بھی کم باعث مسرت نہیں

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احسن جزا دے اور آپ کے گھروں کو نیک اور پاک اولادوں سے معمور کرے

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ فروری ۱۹۸۲ء کا خلاصہ

ربوہ ۵ فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ سے قبل حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے پہلے غم اور خوشی کے حالات پیدا ہونے میں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور ان میں پوشیدہ اُس کی رحمتوں کے فلسفہ پر بہت پُرمعارف انداز میں روشنی ڈالی۔ بعدازاں حضور نے صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادت کا ذکر کرکے اس ایمان افروز امر کا ذکر فرمایا کہ حضرت مصلح موعود اس کا پہلے ہی نام رکھ گئے تھے اور آپ ہی کے بتائے ہوئے ناموں میں سے قرعہ کے ذریعہ اس کا نام عثمان احمد رکھا گیا ہے۔

حضور اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر اُس کا شکر بجا لائے اور اس کی حمد بیان کی۔ نیز جس رنگ میں جماعت کے بھائیوں اور بہنوں نے اس ولادت باسعادت پر خوشی کا اظہار کیا ہے اُسے بھی اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دیتے ہوئے حضور نے انہیں بیش بہا دعاؤں سے نوازا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کامل صبر کامل توکل کو چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے متعلق قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ

یعنی ہمیں ہوا کیا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں اور پھر توکل کرنے کیساتھ نَصْبِرَنَّ بھی آیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کامل صبر کے لئے کامل توکل ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا صبر کے کئی معانی ہیں۔ ان معانی کی رُو سے ہم خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتے ہیں اور استقامت کے ساتھ اُس دین پر قائم ہیں جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پھر ہم صبر کرتے ہیں اُس ابتلاء پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ ہم نے اس کے دامن کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے۔ ایک بنیادی حقیقت یہ ہے کہ جو ملتا ہے اُسی سے ملتا ہے۔ ہر چیز کا دینے والا وہی ہے اسی لیے بظاہر جس چیز کو دنیوی نگاہ تکلیف دہ پاتی ہے اُس کے پیچھے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ وہ بندوں کو آزماتا ہے بظاہر تکلیف دہ حالات پیدا کرکے بھی اور وہ آزماتا ہے خوشیوں کے سامان کرکے بھی۔

حضور نے فرمایا پہلے ہم ایک غم سے دوچار ہوئے اس لیے کہ تاہم اپنے عمل سے ثابت کریں کہ ہم خدا ہی کے ہیں ہمارا اس سے نہ تعلق منقطع ہو سکتا ہے اور نہ کسی حال میں کبھی منقطع ہوگا پھر اس نے ہمارے لیے خوشی کا سامان کر دیا۔ اس نے ایک پیارا سا لڑکا ہمیں عطا کیا جس کا نام حضرت مصلح موعود رکھ گئے تھے۔

اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا ابھی لقمان چھوٹا تھا۔ ایک روز اس کا بھائی فرید احمد مولوی ارجمند خان صاحب مرحوم سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ جب پڑھتے پڑھتے وہ اس آیت پر پہنچا جو وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ سے شروع ہوتی ہے تو لقمان غصہ سے کہنے لگا میرا نام کیوں لے رہے ہو۔ ارجمند خان صاحب نے کہا فرید تمہارا نام نہیں لے رہے وہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اس نے بھولپن سے کہا اُس وقت میں کوئی تھا؟ جب حضرت مصلح موعود کو ہم نے یہ لطیفہ سنایا تو آپ اس سے بہت محظوظ ہوئے اور اس کے بیٹوں کے نام رکھنے شروع کر دیئے۔ رضوان، عثمان، عدنان، سلمان عرفان وغیرہ چھ سات نام رکھے۔ جب لقمان کے ہاں پہلا لڑکا ہوا تو اس کا نام رضوان رکھا گیا۔ (اللہ تعالیٰ اُس کی پریشانیوں کے دور کرنے کے سامان کرے)۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے اسے دوسرا بیٹا عطا کیا تو اس کا نام رکھنے کا سوال پیدا ہوا۔ میں نے لقمان سے پوچھا کیا نام رکھنا چاہتے ہو۔ اُس نے کہا جو آپ کی مرضی، جو چاہیں آپ نام رکھ دیں۔ میں نے حضرت مصلح موعود کے رکھے ہوئے ناموں میں سے خود کوئی نام منتخب کرنا مناسب نہ سمجھا اور کہا ان ناموں کا قرعہ ڈال لیتے ہیں جو نام نکلے گا وہی رکھ دیں گے۔ چنانچہ قرعہ ڈالا گیا۔ عثمان احمد نام نکلا اور یہی رکھ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے لقمان کو ایک اور بیٹا عطا کرکے ہمارے لیے خوشیوں کا سامان کیا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

اس کے بعد حضور نے اس امر کو واضح فرمایا

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ تبلیغ/فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضور ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۶ تبلیغ/فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

● مکرم مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلہ مربی سلسلہ سرگودھا کی حقیقی ہمشیرہ حلیمہ بیگم صاحبہ منگلہ کے گلے میں تکلیف ہے وہ ایک ماہ سے لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(سید احمد علی ربوہ)
نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)

لاہور میں احمدی طلباء اور نوجوانوں کا تربیتی اجلاسِ عام

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور اور احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۸۲ء کو بعد نماز جمعہ دارالذکر لاہور میں ایک تربیتی اجلاسِ عام منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب احمدی نوجوانوں سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

لاہور کے تمام احمدی طلبہ، خدام بھائیوں اور دیگر احباب سے شرکت کی پُرزور درخواست ہے۔

صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور

جماعت احمدیہ کی ترسٹھویں مجلسِ مشاورت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ترسٹھویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ امان/مارچ ۱۹۸۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۷ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

رزق کی فراخی اور تنگی سے متعلق

الٰہی سنت میں پوشیدہ حکمت

اللہ تعالےٰ رازق ہی نہیں بلکہ خیر الرّازقین ہے۔ وہ اپنی کُل مخلوق کو اُس کے مناسب حال رزق عطا کرتا ہے۔ اِسی طرح انسانوں میں سے بھی وہ سب کو رزق پہنچاتا ہے۔ جہاں تک رزق عطا کرنے کا تعلق ہے وہ مومن اور کافر میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ دہریوں کو بھی جو اُس کے وجود کے منکر ہیں رزق دیتا ہے۔ البتہ جہاں تک رزق عطا کرنے کا تعلق ہے اس کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ انسانوں میں سے بعض کے لئے رزق کو وسیع کر دیتا ہے اور بعض کے لئے اُس کی مشیت یہ ہوتی ہے کہ وہ تھوڑے رزق پر ہی گزر اوقات کریں۔ اِس میں بھی اُس کی بڑی حکمت پوشیدہ ہوتی۔ لیکن اکثر لوگ اس حکمت سے آگاہ نہیں ہوتے چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنی اِس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ (سبا آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ تُو کہہ دے، میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق (کا دروازہ) کھول دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے لیکن لوگوں میں سے اکثر (اس میں پوشیدہ حکمت کو) جانتے نہیں۔

وہ حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے رزق عطا کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک رزق برنگ ابتلاء ہوتا ہے اور ایک برنگ اصطفاء۔ یعنی ایک وہ رزق ہوتا ہے جو آزمائش کے طور پر دیا جاتا ہے اور ایک رزق وہ ہوتا ہے جو وہ اپنے خاص بندوں کو انعام کے طور پر دیتا ہے۔ جو رزق انعام کے طور پر ملتا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ اُس کے نتیجہ میں لوگوں میں شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے وہ اسے اپنی ضروریات کے علاوہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے شکر گزار ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس طرزِ عمل سے خوش ہو کر ان کے نفوس و اموال میں برکت دیتا ہے اور انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کر کے انہیں اپنے قُرب سے نوازتا ہے۔

برخلاف اس کے جن لوگوں کو رزق آزمائش کے طور پر عطا کیا جاتا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ انہیں گناہوں میں ملوث کرنے کا موجب بنتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالےٰ سے دُور سے دُور تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جن کے پاس تھوڑا رزق ہو وہ خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرنے کی بجائے الٹا اس کا شکوہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور حصولِ دولت کے ناجائز طریقے اختیار کر کے جرائم کے ارتکاب میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح جن کے ہاں آزمائشی رزق کی فراوانی ہوتی ہے وہ دولت کی ریل پیل کے نتیجہ میں مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہو کر اباحتی زندگی گزارنے لگتے ہیں۔ اس طرح سے یہ دونوں طبقے خدا تعالےٰ سے دور سے دور تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں سزا کا مستوجب بنا لیتے ہیں اور یہی وہ دو طبقے ہوتے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ انہیں راہِ راست کی طرف واپس لانے کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث کرتا ہے تو اعمالِ صالحہ سے تہی دست ہونے کے باعث وہ اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو کر اس کے خلاف محاذ بنانے اور ہر قسم کا ظلم روا رکھنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن جرائم اور گناہوں میں وہ مبتلا ہوتے ہیں ان سے دستکش ہونا انہیں بہت دوبھر معلوم ہوتا ہے۔

ہر چند اپنے اِس طرزِ عمل کی وجہ سے ایسے لوگ اپنے آپ کو عذابِ الٰہی کا مستحق بنا رہے ہوتے ہیں لیکن سمجھتے یہ ہیں کہ ان پر عذاب کبھی نہیں آئے گا۔ اِس خوش فہمی میں وہ لوگ زیادہ ملوث ہوتے ہیں جن کے ہاں دولت کی ریل پیل ہو۔ وہ یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دیتے رہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے تمام تر گناہوں کے باوجود ہم سے خوش ہے جبھی تو وہ ہم کو مادی نعمتوں سے نواز رہا ہے، وہ بھلا کیوں ہمیں مبتلائے عذاب کرے گا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا ظہور ہوا تو آپؐ کی مخالفت کرنے اور آپؐ کے اور آپؐ پر ایمان لانے والے غریب اور کمزور صحابہؓ کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے میں رؤسائے مکہ ہی پیش پیش تھے۔ وہ اپنی امارت اور اولاد کی کثرت یعنی جتھہ کو اپنے برحق ہونے کی علامت سمجھتے تھے۔ اور جب آپؐ نے اُن کے کرتوتوں کے سبب خدائی حکم وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ (التوبہ آیت ۳) کی رُو سے انہیں دردناک عذاب کی خبر دی تو انہوں نے اپنی امارت اور جمعیت پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے موردِ عذاب ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس تعلّی کے جواب میں فرمایا کہ ہر مامور من اللہ کے طاقتور مخالفین اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ کٰفِرُوْنَ ○ وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○ (سبا آیت ۳۵، ۳۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ہوشیار کرنے والا نہیں بھیجا کہ اُس کے مالداروں نے یہ نہ کہا ہو کہ (اے رسولو!) ہم تمہاری رسالت کے منکر ہیں۔ نیز وہ یہ بھی کہتے رہے کہ ہم تم سے مال اور اولاد میں زیادہ ہیں (اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم حق پر ہیں) اور (یہی وجہ ہے کہ) ہم پر کبھی عذاب نازل نہیں ہوگا!

اس کا جواب اللہ تعالےٰ نے یہ دیا کہ مال اور اولاد کی کثرت کسی کے برحق اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونے کی علامت نہیں۔ خدا کی جناب میں تو انہیں قبولیت کا درجہ حاصل ہوتا ہے جو ایمان لا کر اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہوں، چونکہ تم لوگ اس سے تہیدست ہو اس لئے تم اپنے کرتوتوں سے اپنے آپ کو خود مستحق عذاب بنا رہے ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَمَآ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُکُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ (سبا آیت ۳۸-۳۹)

ترجمہ:۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں جو ایمان لاتا ہے اور اس کے مناسبِ حال عمل کرتا ہے (وہی ہمارا مقرب ہوتا ہے) اور ایسے ہی لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے بڑھ بڑھ کر بدلے ملیں گے اور وہ بالاخانوں میں امن سے زندگی بسر کریں گے اور وہ لوگ جو ہمارے نشانوں کے متعلق ہم کو عاجز کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں وہ سخت عذاب کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

چونکہ مال اور اولاد کی کثرت اور رزق کی فراوانی کو وہ لوگ اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود اپنے حق پر ہونے اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونے کی علامت سمجھتے تھے، اللہ تعالےٰ نے ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے رزق عطا کرنے کے بارہ میں اپنی اس سنت کا بھی ساتھ ہی ذکر کیا کہ وہ لوگوں کو رزق صرف انعام ہی نہیں بلکہ ابتلاء اور آزمائش کے طور پر بھی دیتا ہے چنانچہ اگلی ہی آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر یہ واضح کرنے کا حکم دیا کہ:

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ (سبا آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ تُو (ان سے) کہہ دے (رزق یعنی مال اور اولاد کی کثرت پر فخر نہ کرو) میرا رب (اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت) اپنے بندوں میں سے جس کے رزق کو چاہتا ہے وسیع کرتا ہے اور جس کے رزق کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے (یعنی ضروری نہیں کہ رزق کی فراوانی کسی قوم کے برحق ہونے کی دلیل ہو وہ ابتلاء اور آزمائش کا ذریعہ بھی ہو سکتی ہے۔)

الغرض رزق کی فراوانی پر فخر سراسر بے معنی ہے۔ اگر یہ فراوانی ابتلاء اور آزمائش کے رنگ میں ہو تو یہ گناہوں میں ملوث کر کے عذاب کا پیش خیمہ بھی بن سکتی ہے۔ قوت و طاقت، مال و اولاد اور رزق کی فراوانی جب ہی افراد اور اقوام کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہو سکتی ہے کہ وہ ظلم و جور نیز مکروہاتِ دنیا اور گناہوں میں ملوث نہ ہوں اور اپنے آپ کو ایمان اور اعمالِ صالحہ سے متصف کر کے اسے خدائی احکام کے مطابق استعمال میں لائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس واقعے نے میرے وجود، ہستی کو ہلا کر رکھ دیا

میں وقت اور مادی گرد و پیش کا ہر احساس کھو چکا تھا

زیارت قادیان کے چند انمٹ نقوش

مکرم ڈاکٹر محمد عبدالہادی اطالوکیوسی - مترجم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری ـــــــ ربوہ

اٹلی کے رہنے والے اور جرمنی میں مقیم مکرم ڈاکٹر محمد عبدالہادی اطالوکیوسی مرحوم ان سعید روحوں میں سے ہیں جنہوں نے جماعت احمدیہ کے جرمن مشن کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے بعد ازاں عمرہ اور حج کا فریضہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے جرمن زبان میں "میرا حج بیت اللہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں سفر حج کی تفاصیل کے علاوہ اپنی زندگی کے بعض حالات مختصر طور پر بھی لکھے ہیں۔ اس میں انہوں نے ربوہ اور قادیان کی زیارت کا ذکر بھی اپنی زندگی کے ناقابلِ فراموش ابواب کی حیثیت سے کیا ہے۔ ذیل میں ہم اسی کتاب کا ایک باب نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے اپنے دورۂ قادیان اور اس کے دوران پیش آنے والے روحانی لذات سے بھرپور ایک حیران کن واقعے کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری سابق امام مسجد نور۔ فرانکفرٹ (مغربی جرمنی) حال ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے کیا ہے۔ (ادارہ)

قادیان یہ کوئی داستان سفر نہیں۔

عین ممکن ہے کہ میں کسی روز ماضی قریب کے بیتے ہوئے دنوں کے واقعات جو سالِ نو کے گرد و پیش پر رونما ہوئے مناسب بعد زمانی کی رعایت اور ایک مؤرخ کی یکسوئی کے ساتھ لکھ پاؤں اس وقت مجھے یقین ہے کہ میرے قلم کی کم مائیگی کے باوجود میری "قادیان"، "ربوہ" مکہ اور مدینہ کے سفر کی داستان میرے قارئین کے لئے کسی قدر دلچسپی کا باعث ہو گی۔ آج میں بھی اس قسم کے تاریخی نظم و ضبط کے ساتھ ترتیب اور پورے توازن کے ساتھ تیار کردہ ایک سلسلہ وار داستانِ سفر نہیں لکھ سکوں گا تا وقتیکہ جذبات کا طوفان تھوڑا سا تھم نہ جائے۔

ہاں ہمہ مجھے ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ چند ایک ایسی تفصیلات کو فوری طور پر ضبط تحریر میں لے آؤں جو میری اپنی ذات سے گہرا تعلق رکھنے والے واقعات کے پس منظر میں مجھے خاص اہمیت کی حامل نظر آئیں ہیں۔ قادیان میں میسر آنے والے دو لمحات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

قادیان! جس نے بھی سلسلہ احمدیہ کی "تاریخ" کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ نام کتنی اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم بیرونی دنیا کے لئے قادیان ایک مختصر سی بستی ہے۔ جس میں تعداد کے لحاظ سے اسی طرح کی ایک مختصر سی جماعت رہتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ درویشان کا چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جو میلوں میل پھیلے ہوئے ایک ایسے ماحول سے گھرا ہوا اور دبا ہوا ہے جو اگرچہ آج بے شک بے ضرر ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تھوڑا عرصہ پہلے نفرت عداوت اور تشدد کا ایک بھیانک منظر پیش کر رہا تھا۔

میری آئندہ لکھی جانے والی داستانِ سفر میں یہ بتایا جائے گا۔ کہ میں فرانکفرٹ سے کراچی تک اپنے بظاہر پرسکون ہوائی سفر کے بعد کس طرح انتہائی غیر معمولی حالات میں قادیان پہنچا۔ اس میں ان مختلف قسم کی ہنگامی تبدیلیوں کا ذکر بھی ہو گا جنہوں نے میرے ریاضی کی باریکیوں کے ساتھ ترتیب دیئے ہوئے سفری پروگرام کو ایک اچھی خاصی جان جوکھوں بھری مہم میں تبدیل کر دیا تھا۔ حیرت انگیزیاں کراچی، لاہور کی پرواز کے ساتھ ہی شروع ہو گئیں اس پرواز کے ہوائی راستے کی تبدیلی ایک مجبوری کے باعث ایسے طور پر عمل میں آئی کہ بظاہر ایک مشکل نظر آنے والی صورت حال دوبارہ آسان ہو گئی۔ پہلا حیران کن واقعہ مجھے پاک و ہند سرحد پر پیش آیا دراصل وہاں سے مجھے بذریعہ کار آگے لے جایا جانا تھا یہ انتظام کسی غلط فہمی کے باعث عمل میں نہ آسکا۔ یہ کہ بالآخر میں نے کسی طرح ٹیکسی کا سفر اختیار کیا۔ اور ٹیکسی بھی ایسی جس کے تمام تر آہنی وجود کی بقا چند تاروں کی مرہونِ منت تھی۔ اور اس کے بعد تین بار ٹائر کے پنکچروں اور دیگر پیش آنے والی صعوبتوں کی داستان، ان سب کے متعلق بہت کچھ بیان کیا جا سکے گا۔ اور غالباً ان کی توجیہ بھی تلاش کی جا سکے گی۔ بعض اوقات "کیا" اور "کیسے" کا علم لازمی طور پر "کیوں" کے علم کی جستجو پیدا کرتا ہے کم از کم میرے جیسے شخص کے لئے کہ جو اپنے نام "عبدالہادی" کی عملی تعبیر کا مشاہدہ اپنی زندگی میں کئی بار کر چکا ہے۔ اس وقت ممکن ہے کہ وہ قاری جو جان جوکھوں بھری داستانِ سفر کا دلدادہ ہو چکا ہو اس واقعہ میں بھی اپنی دلچسپی کا سامان پا سکے گا۔ جو امرتسر کے قریب پہنچ کر اس وقت پیش آیا جب میری "خودکار" چوپہیہ گاڑی کے دوسرے پنکچر کے موقع پر ملنے والے ایک سکھ لڑکے نے میری اطالوی جیبی گھڑی کے عوض اپنی کلائی والی گھڑی اتار کر مجھے دیدی تھی۔

اس ٹیکسی کو بالآخر بوجہ اس کے کہ وہ بالکل ناکارہ ہو چکی تھی بٹالہ چھوڑنے اور پھر رات کی تاریکی میں تاروں بھرے آسمان کے نیچے بس کا سفر کرنے کے بعد ایک شراب سے بدمست ہندو کوچبان کے تانگے میں بیٹھ کر میں کسی نہ کسی طرح مسجد مبارک تک پہنچ گیا۔ یہ وہ مسجد ہے جو وہاں کی جماعت کے لئے بمنزلہ دل کے ہے (جو بانی سلسلہ احمدیہ کے مکان "دارالمسیح" سے ملحق ہے)

۱۱۵ میل کے اس سفر کے دوران جو قریباً آٹھ گھنٹوں میں طے ہوا۔ دن گزرنے کے ساتھ ساتھ میرا دماغی غبار بڑھتے بڑھتے ایک ناقابلِ برداشت حد تک پہنچ گیا تھا۔ گویا جذبات کا ایک ایسا طوفانی بند تیار ہو چکا تھا۔ کہ مجھے پوری توقع تھی کہ قادیان کے رہنے والوں اور قادیان کے سنگریزوں کے ساتھ مل کر پیدا ہونے والی چنگاریاں ایک دھماکے کے ساتھ اس بند کو پاش پاش کر دینگی مگر میرے وہاں پہنچنے کے فوراً بعد ہی وضو وغیرہ کی حاجات سے فارغ ہو کر مجھے "بیت الدعا" (ایک چھوٹی سی دعا کے لئے مخصوص کوٹھڑی، مسجد مبارک کے ساتھ ملحق ایک چھوٹا سا کمرہ جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اکثر نفلی عبادات بجالایا کرتے تھے) میں دعا کرنے کی سعادت نصیب ہو گئی۔ اس وقت جو مجھ پر گزری وہ بالکل ہی اور قسم کی ایک نرالی اور غیر متوقع کیفیت تھی۔ اس مختصر کمرے میں جس میں سلسلہ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گھنٹوں دنوں اور مہینوں اپنے قادر مطلق اور واحد و یگانہ خدا کے حضور نماز، ریاضت اور عبادت میں گزارا کئے۔

میرا دماغی غبار بالکل ناگہانی اور پرسکون طور پر اور بغیر کسی تکلیف کے احساس کے دھلنا شروع ہو گیا۔ وہ طوفانی بند ایک لمحہ کے اندر غائب ہو گیا۔ اور میرے اندر پھر ایک بارسکون، آرام اور ایک ناقابلِ بیان لذت کی کیفیت پیدا ہوئی۔ نہ کوئی دھماکہ ہوا۔ نہ طوفان بپا ہوا۔ نہ کچھ ٹوٹا نہ پھٹا۔ بس ایک سکون تھا اور ایک پُرسرور لذت تھی۔

میں نہیں جانتا اس کمرے میں میں کتنی مدت ٹھہرا۔ کیونکہ کافی دیر تک نہ کسی نے آواز دی اور نہ کوئی اندر داخل ہوا۔ اور میری یہ حالت تھی کہ میں اس دورانِ وقت اپنے مادی گرد و پیش کا ہر احساس کھو چکا تھا۔ تاہم اس حقیقت کا احساس کہ جتنا وقت مجھے وہاں گزارنے کی توفیق ملی وہ ساری جماعت کی طرف سے میرے لئے جو ایک دور دراز ملک سے آیا تھا۔ ایک انمول تحفہ۔ ایک محبت بھرا اور پرخلوص عطیہ تھا۔ مجھے بعد میں احساس ہوا جبکہ مجھے بتایا گیا کہ یہ کوٹھڑی دن اور رات کی تمام گھڑیوں میں قریباً ہمیشہ ہی دو دو بلکہ تین تین نمازیوں سے پُر رہتی ہے جو ایک نہ ٹوٹنے والے تسلسل کے ساتھ وہاں دعا کرنے میں اپنی روحانی تسلی اور اپنے ایمان کی تازگی کا سامان تلاش کرتے اور حاصل کرتے ہیں۔

قادیان میں میرے عرصۂ قیام کے دوران بہشتی مقبرہ میرے لئے ایک خاص قسم کی جاذبیت کا مرکز بنا رہا۔ یہ وہ مقبرہ ہے جہاں (حضرت اقدس۔ ناقل) اور آپ کے دیگر بہت سے صحابہ مدفون ہیں۔ میں نے وہاں کئی کئی گھنٹے لگاتار بسر کئے۔ ۲۲ دسمبر کو بعد از دوپہر میں آخری بار اس مقبرہ کی زیارت کو گیا۔ کیونکہ مجھے علم تھا، کہ اگلے روز مجھے وہاں سے رخصت ہو جانا ہے۔ وہیں وہ دوسرا واقعہ رونما ہوا جس نے میرے وجود ہستی کو ہلا کر رکھ دیا۔

حضرت بانی سلسلہ کے مزار مبارک اور اور اولین صحابہ کی قبور پر دعا سے فارغ ہونے کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے والد بزرگوار اور والدہ ماجدہ جو وہاں ابدی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ کی قبروں پر جا کر ان کے لخت جگر کی طرف سے انہیں ایک بار پھر سلام کا تحفہ پہنچاؤں اور ان سے رخصت حاصل کروں۔ ابھی مجھے چوہدری صاحب کی والدہ مکرمہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ دعا کی غرض سے اپنی آنکھوں پر رکھے ہوئے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ یکدم میں نے ایک قوی الاثر اور پُرزور روحانی ارتعاش اپنے اندر محسوس کیا۔ ایسا کہ اس سے پہلے کبھی میرے تجربے میں نہ آیا تھا۔ میری آنکھوں سے اس وقت چھم چھم آنسو بہنے لگے۔ ایسے کہ تھمنے میں نہ آتے تھے عین اس وقت مجھے اپنی آنکھوں کے بند پپوٹوں اور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں سے قبر کے اوپر والی مٹی کے اوپر تھالی کی مانند ایک گول سا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشان نظر آیا جیسے وہ جگہ گیلی ہو گئی ہو۔ آپ اسے خواب کہہ لیں یا کشفی نظارہ۔ مگر میرے لئے یہ بالکل اسی طرح ایک حقیقت تھی جیسے یہ کاغذ کا ورق جس کے اوپر میرا قلم جنبش کر رہا ہے پھر یوں نظر آیا جیسے تھالی کے برابر وہ گیلی جگہ اندر دھنس رہی ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اندر سے پانی نکلتا نظر آیا۔ پہلے کچھ گدلا سا پانی اور چند لمحوں بعد صاف و شفاف، شیریں اور ٹھنڈا پانی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے چشمۂ غیبی میں سے نکلنے والے پانی کی یہ دھار انسانی دل کی دھڑکن کے ساتھ پھدک پھدک کر باہر آ رہی ہو۔

میں نے اس لمحہ کیا محسوس کیا اس کا بیان کرنا میری قوتِ بیان سے باہر ہے۔ میرے تمام وجود ہستی میں ایک ہیجان، ایک ارتعاش اور ایک سرور کی کیفیت پیدا ہوئی اور ادھر میرے آنسوؤں کی لڑی تھی کہ تھمنے میں نہ آتی تھی اس وقت مجھے ایک یقینی علم کیساتھ محسوس ہوا کہ اس مقام پر ایک بے پناہ قوت، ایک عظیم توانائی کے سرچشمہ کی نہ ختم ہونے والی دھاریں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ ایک ایسی توانائی جس میں کوئی ہلاکت آفرینی یا تشدد نہیں بلکہ محبت اور شفقت کی ایک ایسی حیات آفرین طاقت جو ایک ماں کے سینے سے نکل کر آ رہی ہو۔ ہاں وہی محبت و شفقت جو خالق حقیقی نے خود اپنے بندوں کے دلوں میں ودیعت کر رکھی ہو۔

تب ساتھ ہی مجھ پر یہ حقیقت بھی کھلی کہ اس بے پناہ قوتِ عملیہ کا سرچشمہ کہاں ہے جو احمدیت سے وابستہ لاکھوں انسانوں کی روحانی زندگی کی تشکیل کر رہی ہے۔ وہ جو دین حق۔ ناقل پر سچا ایمان رکھتے ہوئے اسے صرف ایک معاشرتی ضرورت کے طور پر نہیں بلکہ زندگی کے ایک بنیادی تقاضے کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور اسے ایک فریضہ اور مقصدِ حیات سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

مجھ سے مت پوچھئے کہ میں نے ان واقعات کی کیا تعبیر کی ہے کیونکہ وہ غیبی چشمہ مجھے سوائے اس قبر کے اور کہیں نظر نہ آیا۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ جب بھی میں اس کا تصور کرتا ہوں۔ آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آتی ہیں۔ میں اپنے اندر ایک سکون، ایک قلبی راحت اور ایک سرور محسوس کرنے لگتا ہوں۔ مجھے اس سے زیادہ اور کچھ بھی معلوم نہیں اور نہ ہی میں اس سے زیادہ کچھ معلوم کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اس زندگی میں بہر حال نہیں ہرگز نہیں!!

(میرا حج بیت اللہ ص ۸۹ تا ۹۷)

سیرالیون کے ویسٹرن ایریا کی سرکٹ کانفرنس

غیر از جماعت احباب کا جماعت کو خراج تحسین۔ مسجد کی تعمیر اور مخلصین کی مالی قربانی۔

(مرسلہ:۔ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب شاہد مشنری ویسٹرن ریجن)

بحر اوقیانوس کے کنارے گوروبچ (Gorobch) نامی گاؤں ایک نہایت خوبصورت جگہ پر واقع ہے۔ جہاں کی اکثریت ماہی گیروں پر مشتمل ہے۔ مسیح ناصری کے حواریوں کی طرح بانیٔ سلسلہ احمدیہ پر ایمان لانے والے یہ لوگ بھی ماہی گیری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ یہاں کی جماعت اگرچہ غریب لوگوں پر مشتمل ہے اور تعداد میں تھوڑی ہے مگر دلوں میں ایمان کی حرارت رکھتی ہے۔ یہاں کے لوگوں کی شدید خواہش کے پیش نظر اس مقام پر ویسٹرن ایریا کی دوسری کانفرنس ۱۵ نومبر کو منعقد ہوئی۔ الحمدللہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

یہاں کے لوگوں نے جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کو دیکھتے ہوئے امیر و مشنری انچارج سیرالیون کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے بچوں کو قرآنی رنگ میں تربیت دینے کیلئے درخواست کی۔ ان کی درخواست کے نتیجہ میں ہمارے مبلغین کی وہاں آمد و رفت شروع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سعید روحیں احمدیت میں داخل ہونا شروع ہوئیں۔

مسجد کی تعمیر۔

چنانچہ گذشتہ سال امیر صاحب نے یہاں ایک شاندار مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ امید ہے کہ امسال اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

کانفرنس۔

کانفرنس میں جماعت کے ممبران کے علاوہ علاقہ کے غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی۔ تنظیم انصار الاسلام کے صدر عبدالکریم صاحب گابا۔ ابراہیم صاحب کماری مصطفےٰ یعقوب چیئرمین گوروبچ نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

کانفرنس کی کارروائی کا آغاز مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا محمد صدیق صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے صدر مسٹر سلیمان مانسرے نے کی۔ تلاوت کے بعد مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد نے بانیٔ سلسلہ کا منظوم کلام در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے پڑھا۔ مکرم سانٹیگی سیسے صاحب SANTIGIE SASAY پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوروبچ نے حاضرین کی جلسہ میں شمولیت پر ان کا شکریہ ادا کیا اور انہیں خوش آمدید کہا مولانا عبدالعزیز صاحب شاہد مبلغ انچارج ویسٹرن ریجن نے "بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت" از روئے قرآن اور حدیث" پر تقریر کی۔ اس ضمن میں آپ نے رمضان میں چاند اور سورج کے گرہن کا بھی ذکر کیا۔

تیسری تقریر خاکسار (فضل الٰہی مشنری ویسٹرن ریجن) نے سرور کونین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر کی۔ چوتھی تقریر الحاج سوارے دین صاحب (SWARAY DEEN) نے فرمائی جسمیں آپ نے احمدیت کا تعارف اور اس کی تعلیم بیان کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں۔

مالی قربانی۔

اس کے بعد مکرم عبدالکریم صاحب لوکل مشنری نے حاضرین سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا تو حاضرین جلسہ (ماہی گیروں) نے ایکدوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے دو ہزار روپے کی رقم پیش کر دی۔ اس دوران جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ ..... زندہ باد اور لا الٰہ الا اللہ کے نعروں سے گونجتا رہا

غیر از جماعت احباب کا خطاب۔ تنظیم

انصار الاسلام کے صدر مکرم عبدالکریم صاحب گابا نے اپنی تقریر میں کہا۔ گو میں احمدی نہیں لیکن میں احمدیت سے خوب واقف ہوں۔ یہ کوئی دین نہیں۔ اس نے ہمیں ہر قسم کے نقائص سے پاک قرآنی تعلیم سے روشناس کرایا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔

ان کے بعد مکرم ابراہیم کماری صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے تفصیل بتائی کہ کس طرح وہ خود درخواست لے کر امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا اگرچہ میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے ابھی تک احمدیت میں داخل نہیں ہو سکا۔ تاہم احمدیت کی بدولت اپنی بعض کمزوریاں مثلاً شراب نوشی ترک کر چکا ہوں۔

مصطفےٰ یعقوب صاحب چیئرمین گوروبچ نے اپنے مختصر سے خطاب میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے گاؤں

احباب جماعت کے لئے روحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

۱۔ جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳۔ ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

۶۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کانفرنس منعقد کر کے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کی تعلیم سے روشناس کرایا۔ اس اجلاس کی آخری تقریر صدر جلسہ مکرم امیر و مشنری انچارج مولانا محمد صدیق صاحب کی تھی جسمیں آپ نے ہر کلمہ گو کو اعمال صالحہ بجا لاتے اور محبت سے لوگوں کے دل جیتنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے امام جماعت کے ہاتھ

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے دین کی حسین تعلیم لا اکراہ فی الدین کی تشریح فرماتے ہوئے احباب کو خوشخبری دی کہ انشاء اللہ اسلام پھر دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ آپ نے بچوں کو زیور تعلیم سے مزین کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں پا الفا عثمان صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور امیر صاحب نے اختتامی دعا کرائی۔ اس طرح یہ بابرکت مجلس ختم ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے خوشکن نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

خوش گفتاری اور نرم روی

(از مکرم عمر علی صاحب طاہر مربی سلسلہ قمر آباد)

"وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا"

(سورۃ البقرہ آیت ۸۴)

ترجمہ:- اور یہ کہ لوگوں کے ساتھ ملاطفت کے ساتھ کلام کیا کرو۔

انسان صرف ظاہری جسم کو نہیں کہتے بلکہ انسان وہ ہے جس میں انس پیار و محبت ہو اور یہی اس کے بنیادی معنی ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان کہہ کر ہمیں اخلاقی صفات کا مجموعہ دیکھنا چاہا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگوا کر انسان کی عظمت سے روشناس کروایا ہے۔ اب انسان ہونے کے ناطے سے ہم میں اخلاق کی تمام صفات نرم روی، حسن کردار، خوش خلقی، حلم، رافت اور خوش گفتاری سب کی سب موجود ہونی چاہئیں۔ حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ایک حدیث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ (مسلم کتاب الادب)

یعنی معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو چاہے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے ہی کی نیکی ہو۔

گویا کسی سے ہنستے مسکراتے مل لینا بھی نیکی کا حقدار بنا دیتا ہے۔ اس کے بعد جب کوئی کسی سے بات کرے تو پیار محبت اور اخلاق کے ساتھ کرے تاکہ دوسرا اس سے اچھا اثر لے اور خوش ہو حضرت عدی بن حاتمؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔ (بخاری کتاب الادب)

یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کا آدھا حصہ ہی دینے کی توفیق ہو اگر کسی کے پاس کچھ نہیں تو دوسرے سے عمدہ بات کہہ کر ہی حوصلہ بڑھائے۔

ویسے بھی یہ عموماً دیکھا جاتا ہے جو شخص نرمی اور پیار سے بات کرتا ہے اس کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اس شخص کی عزت بھی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اس شخص سے جو سخت لہجے میں بات کرتا ہے اور اس کی بات کا اثر بھی نہیں ہوتا بلکہ نفرت ہی بڑھتی ہے پھر ایسے شخص کو ثواب بھی کم ملتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ"

یعنی اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا نہیں دیتا۔

معلوم ہوا جتنا نرمی کا ثواب ہے اتنا دوسری نیکیوں کا ثواب نہیں جو کہ حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں۔

نرم روی اختیار کرنے سے متعلق مزید وضاحت کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہؓ کی روایت ہے "اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

(مسلم کتاب البر والصلۃ)

یعنی کسی چیز میں رفق اور نرمی نہیں مگر یہ اس کے لئے زینت کا موجب ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بدنما ہو جاتی ہے

گویا جس انسان میں رفق اور نرمی نہیں وہ بدصورت انسان ہے اس صفت کو اختیار کرنے کے لئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اہمیت و ضرورت یوں بیان فرمائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ اَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَّيِّنٍ سَهْلٍ

(ترمذی صفۃ القیامۃ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے (یعنی نفرت نہیں کرتا۔ ان سے نرم سلوک کرتا ہے۔ ان کے لئے آسانی کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آگ سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسانوں سے محبت سے رہیں اور انہیں ہر ممکن آسانی دیں کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ کوئی ہم سے رنجیدہ نہ ہو۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا اس لئے سب کیلئے نیک اندیش ہونا چاہیئے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۲۰)

پھر فرماتے ہیں "میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۷۴)

خدا تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس کے احکامات کے مطابق انسان بننے کی صفات و کمالات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

پردہ کی تاکید

اسلام نے معاشرہ کی اصلاح اور حفاظت کے لئے پردہ کا حکم دیا ہے۔ اس ارشاد خداوندی پر عمل کرنے میں بڑی برکات ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۳۶)

ہمارے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ میں ایک صحافی کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ اعتراض کہ عورتوں کو اسلام پردہ کیوں کرواتا ہے اسلام میں عورتوں سے مساوات نہیں ہے۔ یہ وہ اعتراضات ہیں جو ایک صحافی نے میری ایک پریس کانفرنس میں کئے۔ میں نے اسے کہا کہ اسلام تمہاری عورتوں کی تمہارے غنڈوں سے حفاظت کرنے کیلئے آیا تھا وہ لاکھوں عورتیں جو ناجائز بچے جن رہی ہیں کیا ان کی کچھ عزت نہیں اور ان کی حفاظت کی ضرورت نہیں؟ یہاں ایسی ایسی مثالیں ہیں۔ جن سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

جماعت کے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:-

"کہ آپ کو تو ان کی نقل چھوڑنی پڑے گی نہ صرف اپنی عزت کی خاطر بلکہ اسلام کی عزت کی خاطر ..... ہم احمدی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ذریعہ سے اسلام غالب آئے گا۔ ہماری بیٹیاں بے پردہ پھرتی رہیں اور ہم بے فکری سے ہر قسم کے گناہ کرتے پھریں۔ اس چیز کو خدا پسند نہیں کرتا۔ جو صبح گناہ کر کے شام کو خدا کے حضور توبہ کرتا ہے خدا اسے معاف کر دے گا لیکن جو گناہ پر اصرار کرتا ہے اس کو خدا کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔ اپنی اولادوں کی فکر کرو۔ جماعت احمدیہ نے اسلام کو غالب کرنا ہے"

(دورہ مغرب صفحہ ۵۳۶)

میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت اقدس اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور ایک دوسرے کو اصلاح کی خاطر اسلام کے اس حکم کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حکم کی پیروی کرنے کی ہمیشہ توفیق دیتا رہے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخت ہمارا قومی سرمایہ ہیں قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ وہ ۲۰ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منائیں

مہتمم وقارِ عمل ـــــــ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مطالعۂ کتب

سال ۸۱-۸۲ء میں خدام کے مطالعہ کے لیے جو کتب مقرر کی گئی تھیں۔ ان میں بعض تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ سال کے باقی مہینوں کے لیے جو کتب مقرر کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

فروری	سبز اشتہار	مارچ	لیکچر لدھیانہ
اپریل	کشتیٔ نوح	مئی و جون	جنگِ مقدس
جولائی و اگست	چشمۂ معرفت	ستمبر	اسلامی اصول کی فلاسفی
اکتوبر	گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے۔		

خدام سے ہر ماہ اس فہرست کے مطابق ایک کتاب کا مطالعہ کرایا جائے اور مہینہ کے اختتام پر اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کی جائے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالباتِ تحریکِ جدید!

فرمودہ

سیدنا حضرت مصلح موعود

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں۔
۲۔ امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروائیں۔
۳۔ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کریں۔
۴۔ تبلیغ ممالکِ بیرون میں حصہ لیں۔
۵۔ سکیم خاص تبلیغی میں مالی لحاظ سے حصہ لیں۔
۶۔ تبلیغی سروے میں حصہ لیں۔
۷۔ وقف رخصتِ موسمی میں حصہ لیں۔
۸ نوجوان خدمتِ دین کے لیے زندگیاں وقف کریں۔
۹۔ رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لیے وقف کریں۔
۱۰۔ صاحب پوزیشن مختلف جلسوں میں لیکچر دیں۔
۱۱۔ کم از کم پچیس لاکھ کا ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کریں۔
۱۲۔ پنشنرز اصحاب اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لیے پیش کریں۔
۱۳۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لیے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔
۱۴۔ صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔
۱۵۔ بیکار دنیا میں نکل جائیں۔ خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغِ احمدیت بھی کرتے پھریں۔
۱۶۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
۱۷۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کریں۔
۱۸۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں۔ یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔
۱۹۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لیے خاص طور پر دعائیں کریں۔
۲۰۔ تمدن اسلامی کا قیام کریں۔
۲۱۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
۲۲۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔
۲۳۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔
۲۴۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔
۲۵۔ اپنی اولاد کو دین کیلئے وقف کریں۔
۲۶۔ وقف جائداد و آمد میں حصہ لیں۔
۲۷۔ "حلف الفضول" کی قسم کا معاہدہ کریں کہ ہم امانت عدل و انصاف کو قائم کرینگے۔

(کتاب مطالبات تحریک جدید)

امید ہے جملہ احباب جماعت حضور کے ان مطالباتِ تحریک جدید کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل الدیوان تحریکِ جدید۔ انجمن احمدیہ۔ ربوہ

امتحان کارکنان صدر انجمن احمدیہ

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان ۲۸ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش / ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو ۹½ بجے صبح مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم سولھواں پارہ نصف اوّل۔ ۲۔ کتاب حضرت (اقدس) ۔ ضرورت الامام

انٹرویو :۔ الف :۔ سورہ بقرہ کی سترہ آیات۔ ب۔ صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام ج۔ نماز جنازہ۔ د۔ وفات مسیح علیہ السلام پر قرآن کریم کی دو دلیلیں۔ ر۔ معائنہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک عہد کی تجدید

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مل کر ہم نے اس عہد کی تجدید کی تھی اور کرتے رہتے ہیں:۔

"ہم دین اور دین کے مصالح کو دنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے، اور دنیا میں دین کی سربلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کریں گے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ بھی حضور نے دینِ حضرت خاتم الانبیاء کی سربلندی اور غلبہ کے لئے جاری فرمایا ہے جس کے شیریں ثمرات آپ کے سامنے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں ہر آن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مالی قربانیاں جاری رکھ کر عنداللہ ماجور ہو جائیے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

موصیان کرام توجہ فرمائیں!

اگر کوئی موصی چندہ وصیت کے واجب ہونے کے ۶ ماہ بعد تک اس کی ادائیگی نہیں کرتا تو حسب قواعد اس کی وصیت قابل منسوخی ہوتی ہے۔

جو موصی ناگزیر مشکلات میں ایسے چھ ماہ ختم ہونے سے پیشتر کچھ مہلت طلب کرتے ہیں۔ ان کے لیے مرکز کی طرف سے کچھ مہلت منظور ہو سکتی ہے۔ تاہم ناگہانی آفات و مصائب وارد ہونے کی صورت میں اگر کوئی موصی یہ سمجھیں کہ وہ لمبے عرصہ تک اپنا بقایا حصہ آمد یا ماہانہ حصہ آمد ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو ان کے لیے بہتر اقدام یہ ہوگا کہ وہ زیر قاعدہ ۴۱ خود درخواست دیکر (عارضی طور پر) اپنی وصیت منسوخ کروا لیں۔ بحالیٔ وصیت کے سلسلہ میں ان کے لیے عرصہ منسوخی وصیت میں صرف چندہ عام (جو ایک سچے احمدی کی کم سے کم قربانی ہے) دیتے رہنا ضروری ہوتا ہے اور بحالی کے وقت ان سے اس عرصہ کا حصہ آمد پورا نہیں کروایا جاتا۔

ہاں ایسے احباب کو اگر ان کی نیت حالات درست ہونے پر وصیت بحال کروانے کی ہو اپنی وصیت جلد بحال کروا لینی چاہیئے۔ کیونکہ موصیان کرام کا گروہ وہ ہے جسے دوسرے احمدیوں سے اپنی قربانی میں نمایاں اور ممتاز ہونا چاہیئے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ کی قلمی معاونت فرمائیے۔ منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کا دورہ راولپنڈی

۱۰ر جنوری ۱۹۸۲ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ اپنے ایک نجی دورہ پر راولپنڈی تشریف لائے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی کی درخواست پر آپ نے ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کو خطاب فرمایا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے فرمایا ہمارا یہ کام ہے کہ ہم امام وقت کے احکام پر عمل کریں۔ اور جو حکم ہم کو دیا جاتا ہے اس کو بسر و چشم بجالائیں، اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اطاعت کے مفہوم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جو حکم ملا ہے اس کو سمجھ کر اس پر عمل کریں اور امام وقت کی طرف سے جو ہدایات دی جائیں ان پر پورا پورا عمل کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت امام کو لازم قرار دیا ہے اور فرمایا۔

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ

امام ایک ڈھال ہوتا ہے جس کے پیچھے لڑا جاتا ہے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آپس میں ہمیشہ امن سے رہیں اور باہمی اخوت کا مظاہرہ کرتے رہیں جماعت میں اک وحدت کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر ترقی ناممکن ہے اصلاح وارشاد کا فریضہ ادا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے پس بڑی محبت اور پیار کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام جاری رکھیں اور کسی مخالفت اور گالیوں سے ہرگز نہ گھبرائیں آپ نے فرمایا اپنے اندر قوت برداشت پیدا کریں اگر قوت برداشت نہ ہو تو اصلاح وارشاد کا کام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے دین حق کو دنیا میں غالب کرنا ہے تو پھر ہم کو اصلاح وارشاد کا فریضہ ادا کرنے کے لئے کچھ وقت نکالنا ہوگا۔ جب تک ہم دین کے لئے روزانہ وقت نہیں نکالیں گے اس وقت تک ہم اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ہم اس عہد کو پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں جو ہم نے بیعت کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے کیا تھا کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"۔

آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو خادم دین بنائے اور ہمیشہ ہم کو اور ہماری آئندہ نسلوں کو جماعت سے وابستہ رکھے آمین۔ (سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ راولپنڈی)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ ۲۱ر جنوری ۸۲ء کو اچانک بیمار ہو کر وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے وفات کے وقت پانچ بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں چھوٹے بچے کی عمر تین ماہ ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (محمد حامد حویلیاں ضلع ایبٹ آباد)

میرے بھائی مکرم محمد شریف صاحب بروز پیر مورخہ ۲۵ر جنوری ۱۹۸۲ء کو ۵½ بجے شام ۵۶ برس کی عمر میں میو ہسپتال لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نماز۔ روزہ پر سختی سے عمل کرتے۔ جماعتی اجتماعات میں بڑے شوق سے جاتے۔ ان کی دوکان پر تبلیغ کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا اور دوکان کے دروازے پر جماعتی اشتہارات چسپاں کرتے۔ مرکزی امتحانات میں شامل ہوتے ہر رشتہ دار سے محبت سے پیش آتے۔ بڑے مہمان نواز اور غریبوں کا خیال رکھنے والے تھے۔ وفات کے وقت حلقہ بھاٹی گیٹ کی عاملہ کے ممبر تھے۔ مرحوم کا جنازہ ۲۶½ کو لاہور میں مکرم مولوی منیر الدین صاحب مربی لاہور نے پڑھایا۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور پسماندگان سے تعزیت کا اظہار فرمایا اور مصافحہ کیا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا فرمائی۔ مرحوم بھائی سبحان کے یادگار چھ لڑکے اور سات لڑکیاں ہیں۔ تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ ۴ لڑکے اور ایک لڑکی زیر تعلیم ہیں۔ بڑا لڑکا مرحوم بھائی جان کے ساتھ دوکان پر ہی کام کرتا تھا۔ اور دوسرا ایک پرائیوٹ ادارہ میں ملازم ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ سب عزیزوں کو صبر عطا فرمائے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

(محمد صدیق شاکر۔ صدر جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

بازیافتہ کلائی گھڑی

چند روز قبل مسجد اقصیٰ ربوہ کے چوک سے ایک کلائی گھڑی گری پڑی ملی ہے جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے وصول فرمائیں۔ عبدالرشید یحییٰ

(معرفت دفتر نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا

- مکرم چوہدری غلام احمد صاحب اف چک ۳ شمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کی اہلیہ محترمہ پر جنوری کے آخری عشرہ میں اچانک فالج کا حملہ ہوا جس سے بائیں ٹانگ اور بایاں بازو متاثر ہوئے۔ گویائی پر بھی اثر پڑا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوت گویائی عود کر آئی ہے ان کی کامل اور عاجل صحت کے لیے درخواست دعا ہے۔ (منیر احمد عابد مربی سلسلہ مقیم بھلوال)
- میرے بیٹے عزیزم خالد نعیم کو قریباً ڈیڑھ ماہ سے گلینڈز اور ٹانسلز کی تکلیف ہے۔ علاج کے نتیجہ میں کچھ افاقہ ہو جاتا تھا اب دوائی بھی اثر نہیں کر رہی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کی تکلیف کو رفع کرے اور اسے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (عبدالرحمان عزیز پاک پٹن حال۔ دولت نگر ناظم آباد شمالی۔ کراچی)
- خاکسار کی والدہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (نذر محمد خاں لیاقت مارکیٹ نواب شاہ)
- جماعت احمدیہ پشاور کے ایک مخلص دوست محمد وارث خان صاحب ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین۔ (نیاز قطب احمد بٹ پشاور)
- میرے دوست حمید احمد خاں صاحب دارالرحمت غربی ربوہ ۸ر جنوری کو ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں ان کے دو اپریشن ہوئے اب ہسپتال سے فارغ ہو کر آ گئے ہیں گو تکلیف میں افاقہ ہے مگر ابھی چل پھر نہیں سکتے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت سے نوازے۔ (داؤد احمد بھٹی دارالرحمت غربی ربوہ)
- خاکسار کے چچا عبدالغنی صاحب کراچی میں ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں ان کی کامل صحت کے لیے درخواست دعا ہے۔ (محمد خلیل خلیل آباد کالونی کوٹلی آزاد کشمیر)
- خاکسار کے خسر محترم ملک عبدالواحد صاحب روہتاس ضلع جہلم ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (شمس الدین علامہ اقبال روڈ لاہور)

برائے فروخت

۱۰ مرلہ مکان ناصر آباد مشتمل بر ۸ کمرے
۱۰ مرلہ مکان دارالیمن ربوہ
۱۰ مرلہ مکان بٹالہ کالونی فیصل آباد
چھوٹا آرا بمع موٹر، الیکٹرک رندا، کٹر اور چھیکا
(WOOD WORK MACHINE)
دوکان کا کمرشل پلاٹ فیکٹری ایریا۔ فوری فروخت کے لیے موجود ہیں۔ نیز معقول کرائے پر ایک مکان درکار ہے۔ مسائل اور وسائل کا سنگم
صفی اللہ ملک
املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

شفا اللہ سے مانگیں
اور کیور CURE اپنے کیمسٹ سے
بواسیر کی کامیاب دوا PILES CURE
کے موجد اب نظام ہضم کی امراض۔ دل۔ دماغ۔ اعصاب اور نظام تنفس Respiratory System ناک۔ گلا اور چھاتی وغیرہ کی 140 پرانی اور ضدی امراض کیلئے
140 کیورز CURES پیش کرتے ہیں
مرض کا نام بتا کر قریبی دوا فروش سے -/15 میں اس بیماری کی کیور حاصل کریں نہ ملے تو -/5 زائد بھیج کر ڈاک سے منگوالیں۔ نرخنامہ اور کیور ٹیوٹر لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی جنرل ڈاک ہوکر کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ
چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ
میں ۱۵ اور ۱۶ فروری ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
سوموار ۳ بجے دوپہر سے شام ۶ بجے تک
اور
منگل صبح آٹھ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ
منیجر

فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان
مون لائٹ صوفہ ہاؤس
اسپیشل لکڑی۔ دیدہ زیب ڈیزائن
اور
ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کیلئے
مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پر تشریف لائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : خلاصہ خطبہ

کہ جماعت اور خلیفۂ وقت ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں - ان دونوں سے ایک ہی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے اور ایک، دوسرے سے جدا نہیں - اور پھر فرمایا کہ ہماری یہ دعا ہے کہ خدا کرے یہ لڑکا (نومولود) دین کا خادم ہو - خدا کرے کہ یہ اُس ذریت طیبہ میں جس کے لیے (حضرت اقدس ...) نے دعائیں کی ہیں شامل ہو - نیز فرمایا جس رنگ میں میرے بھائیوں اور بہنوں نے اور خاص طور پر ربوہ میں رہنے والے بھائیوں اور بہنوں نے اس ولادت پر خوشی کا اظہار کیا اور جس رنگ میں سب اس خوشی میں شریک ہوئے یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے اور کچھ کم باعث مسرت نہیں - مَیں دعا کرتا ہوں (اور آپ سب کے لیے دعائیں کرتا رہتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن جزا دے اور آپ کے گھروں کو بھی نیک، پاک اولادوں سے معمور کرے - آمین -

سپاس تشکر !

میرے خسر محترم مولوی فتح محمد صاحب اسلم درویش قادیان کی وفات پر بہت سے عزیزوں اور دوستوں نے بذریعہ خطوط اظہار تعزیت کیا اور بعض احباب و بزرگان نے بہ نفس نفیس تشریف لاکر مجھ سے اظہار تعزیت و ہمدردی کیا ہے - میں ان تمام احباب کرام کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

سید شاہ میر احمد اشرف
(ابن مکرم سید علی احمد شاہ مرحوم الجمیل فیکٹری ایریا ربوہ)

انیسویں پنجاب سائیکلنگ چیمپئین شپ ۱۹۸۲ء

میں ربوہ کے تین سائیکلسٹ خدام کی نمایاں کامیابی

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ انیسویں پنجاب سائیکلنگ چیمپئین شپ ۱۹۸۲ء میں ربوہ ضلع جھنگ کے تین خدام نے نمایاں کامیابی حاصل کی الحمد للہ - یہ خدام مکرم مسعود احمد صاحب بدر، مکرم کلیم اللہ صاحب بابر اور مکرم ظہیر الدین صاحب ہیں -

یہ ریس ۱۳، ۱۴، ۱۵ جنوری کو قذافی سٹیڈیم لاہور میں منعقد ہوئی - ان خدام کی مختلف النوع کامیابیوں کی تفصیل یہ ہے -

ایک سو کلومیٹر ریس : - ایک سو کلومیٹر ریس جونیئرز میں مکرم کلیم اللہ بابر صاحب نے اوّل اور مکرم ظہیر الدین صاحب نے دوسری پوزیشن حاصل کی - الحمد للہ -

ایک ہزار میٹر ریس : - ایک ہزار میٹر کی ٹائم ٹرائل ریس جونیئرز میں مکرم مسعود احمد صاحب بدر نے اوّل اور مکرم کلیم اللہ بابر صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی - اس ریس کی خصوصی بات یہ ہے کہ مکرم مسعود احمد بدر صاحب نے یہ فاصلہ ایک منٹ اور اکتیس سیکنڈ میں طے کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا - الحمد للہ - ثم الحمد للہ -

چار ہزار میٹر ریس : - چار ہزار میٹر کی ٹیم پرسوٹ جونیئرز ریس میں ضلع جھنگ کی ٹیم نے جس کے کیپٹن مکرم مسعود احمد بدر صاحب ربوہ تھے دوم پوزیشن حاصل کی -

احباب کرام سے درخواست ہے کہ تینوں احمدی خدام کی بیش از بیش کامیابیوں کے لیے خصوصی دعا فرمائیں - اب آئندہ اہم مقابلہ ٹوردی پنجاب ریس ہے - یہ ریس ۴ مارچ ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان خدام کو اس مقابلے میں بھی نمایاں کامیابی عطا کرے - آمین ثم آمین ؛

مثالی وقارِ عمل

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۹ فروری بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقار عمل منائیں - قبل از وقت مقام وقار عمل کے تعین، ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دے کر ہر مجلس کے سو فیصد خدام کو اس وقار عمل میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور رپورٹ جلد مرکز میں بھجوائیں - (مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان کے تمام بڑے شہروں اور بیرونی ممالک کامیابی کے جھنڈے گاڑنے کے بعد آپ کے شہر میں

خوبصورت — کم خرچ — پائیدار

سیکو فین

(ہوم ڈیلیوری سکیم)

پیڈسٹل اور سیلنگ فین ہر سائز میں قیمت دوسروں سے کم اور معیار میں اعلیٰ - گارنٹی دو سال - ڈسٹری بیوٹرز اقبال ٹریڈرز رجسٹرڈ راجپوت منزل متصل پوسٹ آفس گولبازار ربوہ سٹاکسٹ مقرر کئے جا رہے ہیں -

ووکیشنل ریگولر و شارٹ ٹرم کورسز کیلئے

لیٹ داخلہ ۲۲ فروری تک جاری رہے گا - الیکٹریشن ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ

تفصیلات کے لیے پراسپیکٹس مفت حاصل کریں -

التشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون ۵۹۲

منظور شدہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن

فورڈ ویگن

کرایہ کے لئے دستیاب ہے

رابطہ :

رشید احمد بھٹی

مکان ۳۶-۳۵/۵ دارالبرکات ربوہ

دست روکنے کے لئے

نظام چورن

دواخانہ حکیم نظام جان پوسٹ بکس ۳۳۲ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷